| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

۱

تحریک خلافت اور رضاخانیت

قارئین کرام کچھ عرصہ پہلے ساتھیوں کی طرف سے ایک رضا خانی کا ایک پمفلٹ "تحریک خلافت اور جناب اشرف علی تھانوی صاحب" پڑھنے کو ملا اور ساتھیوں کی طرف سے اس کے جواب کی استدعا کی گئی۔ اس پمفلٹ کو پڑھ کر اندازہ ہوا کہ لکھنے والا:

(i) علمائے اہلسنت کے تعصب میں مبتلا ہے کہ ان کا صحیح "نقطۂ نظر" پیش کرنے کی بجائے اپنا من پسند نظریہ ان کے ذمے لگانے کی ناکام کوشش کرتا ہے۔

(ii) کم علمی کا شکار ہے۔

(iii) اپنے گھر کی کتب سے بے خبر ہے۔

(iv) دھوکہ و فریب دے رہا ہے۔

علمائے دیوبند یا دیوبندیوں پر الزام:

تحریک خلافت پر مضمون لکھتے ہوئے رضا خانی صاحب نے لکھا کہ:

سیدی اعلیٰ حضرت پر الزام لگانے والو۔۔۔

﴿تحریک خلافت اور جناب اشرف علی تھانوی صاحب ص 1﴾

یہ اس رضا خانی کا ہم سنی دیوبندیوں پر الزام و بہتان ہے کہ

"ہم مولوی احمد رضا خان پر الزام لگاتے ہیں کہ وہ تحریک خلافت کی مخالفت کرنے والا تھا"

(بہتانِ رضا خانی)

رضا خانی شاید "الزام" اور "التزام" میں فرق نہیں سمجھتا یا محض کم علمی کا شکار ہے۔ کیونکہ الزام کا مطلب ہی یہی ہوتا ہے جو بات کسی شخص کے ذمے لگائی جا رہی ہے وہ جھوٹی ہے۔ جبکہ مولوی احمد رضا خان خود تحریک خلافت کی مخالفت میں فتویٰ دینے والا ہے جیسا فاضل بریلوی کے سوانح نگاروں نے لکھا ہے کہ:

(۱) "چنانچہ تحریک خلافت اور تحریک ترک موالات کے اس اتحاد کے خلاف متدین علماء نے فتوے دیئے"۔

﴿انوار رضا ص465﴾

آگے لکھتے ہیں کہ

"جن متدین علماء نے مخالفت کی ان میں سر فہرست اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا نام نامی آتا ہے"۔

﴿انوار رضا ص465﴾

(۲) جب فاضل بریلوی سے سوال کیا گیا تحریک خلافت مسلمانوں کے موافق ہے یا نہیں اور اگر موافق نہیں تو ان کے خلاف فتوے کیوں نہیں دیئے جا رہے ہیں تو فاضل بریلوی فتویٰ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"اسی طرح کے بہت اقوال احوال افعال جن کا پانی سر سے گزر گیا ہے جنہوں نے اسلام پر یکسر پانی پھیر دیا کون مسلمان ان میں موافقت کر سکتا ہے۔ ان حرکات خبیثہ کے رد میں فتوے لکھے گئے اور لکھے جا رہے ہیں"۔

﴿احکام شریعت ص 162﴾

﴿۳﴾ تحریک خلافت کے قائلین کو بدظن کرنے کیلئے مولوی احمد رضا خان نے نہیں لکھا کہ:

"ترکوں کی حمایت محض دھوکہ کی ٹٹی ہے اور اصل مقصود بخلاصی جنود و سوارج کی پچھی ہے بڑے بڑے لیڈروں نے جس کی تصریح کر دی ہے۔ بھاری بھرکم خلافت کا نام لو۔ عوام بھریں چندہ خوب ملے گا اور گنگا جمنا کی مقدس زمینیں آزاد کرانے کا کام چلے گا"۔

﴿دوام العیش ص 95﴾

تو یہ علمائے اہلسنت نے الزام نہیں لگایا تھا بلکہ حقیقت عوام الناس کے سامنے رکھی تھی مگر آپ نے دھوکہ دینے کی کوشش کی۔ اب اپنے احمد رضا خان کے ان فتووں پر نظر رکھتے ہوئے ذرا ان علماء کو بھی دیکھیں جنہوں نے تحریک خلافت میں حصہ لیا اور ان پر فتوی بازی کر کے دکھائیں تو آپ کو بریلوی مانیں۔

﴿۱﴾ دیکھئے سب سے پہلے باپ کے فتوے کی مخالفت حامد رضا خان نے کی جو احمد رضا خان کا بیٹا ہے اور بریلوی اس کو "حجۃ الاسلام" کہتے ہیں کہ:

"حجۃ الاسلام نے سیاسی تحریکان میں بھی بھرپور حصہ لیا۔۔۔۔۔۔تحریک رضائے مصطفیٰ، تحریک خلافت، تحریک ترک موالات، تحریک شدھی سنگھٹن، تحریک مسجد شہید گنج اور اس قسم کی بہت سی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا"۔

﴿ماہنامہ کنز الایمان لاہور 28 اکتوبر 1996 ص 24﴾

﴿۲﴾ "بریلوی امیر ملت پیر جماعت علی شاہ نے تحریک خلافت میں نہ صرف بھرپور حصہ لیا بلکہ اپنے مریدین کو شامل ہونے پر زور دیتے تھے"۔ ﴿سیرت امیر ملت ص 415﴾

﴿۳﴾ "بریلوی شاہ محمد سلیمان پھلواری صاحب نے تحریک خلافت و دیگر سیاسی و مذہبی اور علمی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا"۔

﴿تحریک پاکستان اور مشائخ عظام از محمد صادق قصوری ص 20﴾

آگے ان ہی کے الفاظ یوں درج ہیں کہ:

"میں تو اپنی ساری ضعیفی، ساری کمزوری اور ساری ناتوانی کے باوجود خلافت ترکیہ اور اسلام کیلئے اپنے آپ کو پیش کرتا ہوں"

﴿ایضاً ص 20﴾

﴿۴﴾ "پیر محمد اسماعیل روشن سرہندی صاحب نے تحریک خلافت میں شاندار خدمات سرانجام دی"

﴿ایضاً ص 25﴾

﴿۵﴾ "پیر محمد حسن جان سرہندی صاحب نے تحریک خلافت میں سرگرمی سے حصہ لیا"۔ ﴿ایضاً ص 36﴾

(۶) "پیر محمد شاہ بھیروی خلیفہ ضیاء الدین سیالوی صاحب اور ان کے مرشد نے مل جل کر تحریک خلافت کیلئے شب و روز کام کیا۔" ﴿ایضاً ص 116﴾

(۷) "پیر غلام مجدد سرہندی صاحب نے تحریک خلافت میں بھرپور حصہ لیا۔" ﴿ایضاً ص 124﴾

آگے ان کے بارے میں یہ الفاظ درج ہیں کہ:

"تحریک خلافت میں آپ نے جو کام کیا تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے اگر علی برادران کے ہم پلہ کوئی شخصیت تھی تو آپ ہی کی تھی"۔ تحریک خلافت ہی کے دوران آپ بذریعہ ٹرین دورے پر تشریف لے جا رہے تھے کہ انگریز کلکٹر مسٹر گبسن (جو بعد میں چیف کمشنر سندھ بنا) نے آپ کو دیکھ کر شربت منگوالیا۔ آپ نے یہ کہتے ہوئے وہ شربت پینے سے انکار کر دیا کہ اگر اس گلاس میں شربت کی جگہ تمہارا خون ہوتا تو میں پی جاتا اس لئے کہ تم ہمارے ترک بھائیوں کا خون بہا رہے ہو۔ یہ سن کر انگریز کلکٹر بھونچکا سا رہ گیا اور کہنے لگا کہ پیر صاحب کو کیا ہو گیا ہے؟"۔

﴿ایضاً ص 126﴾

تحریک خلافت کے مسئلہ پر اس واقعہ سے اس وقت کے ماحول میں علماء اور مسلمان عوام کی دلی حالت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

(۸) "ابن بریلوی امیر ملت سید محمد حسین علی پوری نے بھی تحریک خلافت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا"۔

﴿ایضاً ص 172﴾

(۹) "مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی صاحب نے بھی تحریک خلافت میں بھرپور حصہ لیا"۔ ﴿ایضاً ص 211﴾

(۱۰) "خلیفہ پیر جماعت علی شاہ، پیر سید سعید شاہ، بوری کوحائی صاحب نے بھی تحریک خلافت میں نمایاں کردار ادا کیا"۔

﴿ایضاً ص227﴾

(۱۱) "پیر عبداللہ جان سرہندی صاحب نے بھی تحریک خلافت میں نمایاں کردار ادا کیا"۔ ﴿ایضاً ص239﴾

(۱۲) "پیر محمد ہاشم جان سرہندی نے بھی تحریک خلافت میں نمایاں کردار ادا کیا"۔ ﴿ایضاً ص256﴾

(۱۳) "پیر محمد اسحاق جان سرہندی صاحب نے تحریک خلافت میں بھرپور حصہ لیا"۔ ﴿ایضاً ص 260﴾

(۱۴) مفتی فیض احمد گولڑوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

"چنانچہ عوام اور سیاسی لیڈروں کے علاوہ فرنگی محل، ندوہ، دیوبند، تونسہ شریف اور سیال شریف کے دینی اور روحانی مراکز کے علماء اور مشائخ بھی خلافت اسلامیہ کے تحفظ پر کمربستہ ہو گئے"۔

﴿مہر منیر ص 268﴾

(۱۵) غلام محمد گھوٹوی شیخ الجامعہ بہاولپور بھی تحریک خلافت کے بہت بڑے علمبردار تھے۔ ﴿مہر منیر ص ۲۶۸﴾

آگے لکھتے ہیں کہ

"تحریک خلافت کو علاوہ دیگر علمائے کرام کے حضرت خواجہ ضیاء الدین سیالوی کی بھی پرزور حمایت و تائید حاصل تھی"۔ ﴿مہر منیر ص 276﴾

رضا خانی صاحب! مجھے بتاؤ کہ کیا مولوی احمد رضا خان صاحب کے فتوے کی رو سے

(۱) ان سب بریلوی مشائخ نے دھوکہ دیا ہے؟؟

(ii) ان سب بریلوی مشائخ کا اصل مقصد ہنود کی غلامی ہے؟؟

(iii) بریلوی مشائخ کا مقصد عوام کو ورغلانا تھا؟؟

(iv) بریلوی مشائخ کا مقصد عوام سے محض چندہ لینا تھا؟؟

(v) بریلوی مشائخ گنگا جمنا کی زمینیں آزاد کرانا چاہتے تھے؟؟

پھر احکام شریعت کے فتوے کو دیکھو کہ:

''کون مسلمان ان میں موافقت کرسکتا ہے''

﴿احکام شریعت ص162﴾

مجھے بتاؤ کیا بریلوی مشائخ تحریک خلافت میں شامل رہ کر کافر ہو گئے؟؟ مسلمان نہ رہے؟؟

کیا مولوی حامد رضا خان باپ کے فتوے کو نہ دیکھ سکے؟؟

پھر انوار شریعت جلد اول، الصوارم الھندیہ اور فتاوی صدر الافاضل میں جو یہ لکھا ہے کہ:

''جو اعلیٰ حضرت کا ہم عقیدہ نہ ہو وہ کافر ہے''

تو کیا اس فتوی سے یہ سب بریلوی مشائخ کیا ہوئے؟؟؟۔

اور وصایا شریف میں احمد رضا کی جو یہ وصیت ہے:

''میرا دین و مذہب جو میری کتب میں موجود ہیں اس پر چلنا ہر فرض سے اہم فرض ہے''

﴿وصایا شریف﴾

تو بتاؤ یہ سب سے اہم فرض جو فرائض سے بھی بڑا ہے اس پر بریلوی مشائخ کاربند نہ رہے تو کیا وہ اسکے منکر ہو کر مسلمان رہے؟؟ پھر ان سب بریلوی مشائخ نے چونکہ ہندوؤں سے اتحاد کر کے تحریک خلافت چلائی تو کیا الطاری الداری کے فتووں سے حرام کاری وتکفیر کے گھاٹ نہیں اتریں گے؟۔

﴿الطاری الداری ص 38 حصہ اوّل﴾

تحریک خلافت اور بریلوی مشائخ کی جنگ

مولوی احمد رضا خان کی کتاب احکام شریعت اور دوام العیش سے پتہ چلتا ہے کہ:

(i) تحریک خلافت کے خلاف فتوے لکھے جا رہے ہیں۔

(ii) تحریک خلافت میں کوئی مسلمان شامل نہیں ہوسکتا۔

(iii) تحریک خلافت تو محض ایک دھوکہ ہے۔

(iv) تحریک خلافت کا اصل مقصد ہندوؤں کی غلامی ہے۔

(v) تحریک خلافت کا اصل مقصد سوراج کی چکھی ہے۔

اب ذرا بریلوی امیر ملت پیر جماعت علی شاہ صاحب کہتے ہیں کہ:

''میں سچ کہتا ہوں مجھے خلافت سے ہمدردی ہے اور جس شخص کو خلافت سے ہمدردی نہیں اس میں ایمان نہیں''۔

﴿سیرت امیر ملت ص411﴾

''جو مسلمان خلافت سے محبت نہیں رکھتا وہ بے ایمان ہے آپ نے فرمایا کہ میں خلافت اسلامیہ اور

''مقامات مقدسہ کے تحفظ کیلئے اپنی جان تک نثار کرنے کو تیار ہوں اور میرا جو مرید تحریک خلافت میں حصہ نہیں لیتا۔اس کو میں یاران طریقت میں سے نہیں سمجھتا۔''

﴿ایضاص 415﴾

''میں کلمہ توحید پڑھ کر ایمان سے کہتا ہوں کہ خلافت اسلامیہ کیلئے ، خدمت خلافت کیلئے میری جان حاضر ہے مجھے جان پیش کرنے میں کوئی عذر نہیں''۔

﴿ایضاص 413﴾

اب بتاؤ رضا خانی صاحب! مولوی احمد رضا خان صاحب ترکوں کی اس خلافت کو خلافت ہی تسلیم نہیں کرتے جس پر انہوں نے انگریز کی حمایت میں ایک مکمل رسالہ ''دوام العیش'' لکھا تھا کہ ترکوں کی خلافت ، خلافت نہیں ہے۔ جو اس کو خلافت ہی نہیں مانتا وہ اس سے محبت کہاں کرے گا؟ ۔تو پیر جماعت علی شاہ صاحب کے فتوے کی رو سے مولوی احمد رضا کی حیثیت کا یقین اب آپ خود کریں کہ مولوی احمد رضا خان کس مقام پر براجمان تھے۔

اور سنئے!!!

فاضل بریلوی تو لوگوں کو تحریک خلافت میں شامل ہونے سے روکنے کیلئے فتوے دے رہے تھے ﴿احکام شریعت﴾
مگر اس پر پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کا طرز عمل مولوی احمد رضا خان صاحب کے بالکل مخالف تھا۔جس کو مفتی فیض احمد گولڑوی صاحب یوں تحریر کرتے ہیں کہ:

''حتی کہ تحریک خلافت کے دنوں میں بھی آپ نے ان مخلصین کو جو اس میں عملی حصہ لے رہے تھے، منع نہیں فرمایا''

﴿مہر منیر ص 268﴾

تحریک خلافت کے قائلین کے خلاف جس تعصب کا اظہار کیا ہے اور ان پر فتوی بازی کر کے ان کی توہین و تذلیل کی ہے۔اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے مفتی فیض احمد گولڑوی پیر مہر علی شاہ صاحب کا نقطہ نظر پیش کرتے ہیں کہ:

''گویا یہ آپ (پیر مہر علی شاہ) کے اس اسلامی نظریہ کا ثبوت ہے کہ فروعی معاملات (یہاں تحریک خلافت کا مسئلہ تھا) میں اور مسائل میں اپنے اپنے دلائل کے پیش نظر ہر فریق آزاد ہے۔البتہ تشدد، تعصب اور ایک دوسرے کے خلاف کیچڑ اچھالنا تفریق فی الدین کے مترادف اور سخت ممنوع ہے۔''

﴿مہر منیر ص 269﴾

یعنی مولوی احمد رضا خان تفریق فی الدین کرنے والوں میں سے تھے۔

فاضل بریلوی کے فتوے پر ہی پیر غلام مجدد سرہندی صاحب نے یہ عمل کیا ہوگا کہ:

''تحریک خلافت کے اوپر لکھی گئی تحریر ''فتوی خلافت'' کی مذمت کی جو حکومت کی حمایت میں لکھی تھی''

﴿تحریک پاکستان اور مشائخ عظام ص 129 از مولوی محمد صادق قصوری بریلوی﴾

تحریک خلافت اور انگریز نوازی

بریلوی مولوی ہاشمی میاں صاحب لکھتے ہیں کہ:

''تحریک خلافت کو کون نہیں جانتا انگریزوں نے اسے باغی جماعت قرار دیا۔وہ صرف اس لیے کہ تحریک خلافت متحدہ ہندوستان سے انگریزوں کو مار بھگانا چاہتی تھی۔اس کی

سرگرمیاں ملک کے طول وعرض میں اتنی سرعت کے ساتھ پھیل گئیں کہ انگریزوں کو
خطرہ لاحق ہوگیا۔ اسی لئے انگریزوں کو ضرورت محسوس ہوئی ایسے علماء کی جو تحریک
خلافت کو بے قاعدہ، بے اصول، اور بے ایمان قرار دیں۔"

﴿انوار رضا ص 456﴾

اب دیکھیں اس تحریک خلافت کا سب سے بڑا مخالف مولوی احمد رضا خان صاحب ہی تھے جو شدید مخالفت کرنے
والے تھے۔

﴿احکام شریعت، دوام العیش، انوار رضا ص 465﴾

"شاید اسی لیے انگریز نے مولوی احمد رضا خان کے تحریک ترک موالات کے خلاف
فتوے کو لاکھوں کی تعداد میں تقسیم کیا"

جیسا کہ پروفیسر مسعود احمد لکھتے ہیں کہ:

"یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اس زمانے میں مولانا اشرف علی تھانوی اور مولانا
احمد رضا خان صاحب ہر دو مختلف الخیال علماء نے ترک موالات کے خلاف علیحدہ علیحدہ
فتوے دیے جو انگریزوں کے ایماء سے لاکھوں کی تعداد میں چھپوا کر تقسیم کیے گئے"۔

﴿انوار رضا ص 489﴾

اب دیکھیں مولوی احمد رضا خان جو کہ ایک پورے گروہ کے بانی تھے ان کا فتوی تقسیم کرنے کے ساتھ ساتھ حضرت
تھانویؒ کا فتوی اس لیے تقسیم کیا گیا کہ چونکہ تمام دیوبندی علماء تحریک خلافت و تحریک موالات میں شامل تھے۔ جیسا
کہ مہر منیر میں لکھا ہے کہ:

"ان کی معیت میں بلکہ ان کے اتباع میں تمام دیوبندی علماء باستثنے جناب مولوی اشرف علی
تھانوی اس تحریک میں شامل ہو چکے تھے۔"

﴿مہر منیر ص 272﴾

انوار رضا صفحہ ۴۵٦ کے حوالے کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر مہر منیر صفحہ ۲۷۲ کے اس حوالے کو دیکھے تو پتہ چلتا ہے کہ تمام
علمائے دیوبند انگریز کے مخالف اور دشمن تھے۔ انگریز نے علمائے اہل السنۃ والجماعۃ علمائے دیوبند کو دبانے کی بہت
کوشش کی۔

رہا یہ مسئلہ کہ حضرت تھانویؒ نے تحریک خلافت کی مخالفت کی تو وہ آگے آپ پڑھ لیں گے کہ ایسا کیوں
ہوا اور ان کا موقف کیا تھا۔

تحریک خلافت میں لوگ حضرت تھانوی کے خلاف:

تحریک خلافت میں اگر حضرت تھانویؒ شامل نہیں ہوئے جس پر لوگوں نے ان کی مخالفت کی اور بے
جا ان کے خلاف باتیں بھی کی تو یہ کوئی ایسی بات نہیں کیونکہ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی بھی تحریک خلافت میں
شامل نہ ہوئے تھے جس پر ان کو کیا کہا گیا وہ ذرا توجہ سے سن لیں:

"خواجہ ضیاء الدین سیالوی کی تحریک خلافت کے مسئلہ پر پیر مہر علی شاہ صاحب کافی حد تک شکررنجی بڑھ گئی تھی"

﴿مہر منیر ص 276﴾

"تحریک خلافت کے ایام میں رائے عامہ کا طوفان اس ملک یعنی ہندوستان میں صرف آستانہ عالیہ گولڑہ کی چٹان سے ٹکرایا۔ اخبارات نے مخالفانہ اداریے لکھے۔ شعراء نے ہجویہ اشعار کہے، پریس اور پلیٹ فارم سے جو متواتر حملے ہوتے رہے ان میں علماء ومشائخ کے طبقے نے بھی دل کھول کر حصہ لیا۔ بلکہ بعض، بنا کہلانے والوں نے بھی مخالفت کی۔"

﴿مہر منیر ص 379﴾

"مگر بعض لیڈروں کو حسب خواہش مریدجات اراضی نہ ملے تو وہ مخالفت پر تل گئے اور حضرت (پیر مہر علی شاہ گولڑوی) کو سرکار کا خیر خواہ ظاہر کرنا شروع کر دیا"۔

﴿ایضاً ص 274﴾

"تحریک خلافت کے ایام میں (پیر صاحب کے مریدنے) شکووں کے طومار لکھ لکھ کر حضرت کی خدمت میں بھیجے"۔

﴿مہر منیر ص 279﴾

"اوران ہی مرید صاحب نے حضرت قبلہ کی شان میں وہ جلی کٹی سنائیں"۔

﴿مہر منیر ص279﴾

"شیخ الجامعہ فرماتے ہیں کہ اس شخص (پیر مہر علی شاہ گولڑوی) کے متعلق قسم قسم کے الزمات تراشے گئے اور اجانب تو اجانب بعض اپنے بھی اس میں شریک ہو گئے"

﴿ایضاً ص 275﴾

"حتی کہ بعض کم سواد مریدوں کا اعتقاد بھی متزلزل ہونے لگا۔ ایک نے شگری سے اخبارات کو بیان دیا کہ تحریک خلافت پر حضرت (پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی) کے مخالفانہ مسلک کی وجہ سے اس نے ابوالکلام سے بیعت کر لی ہے"

﴿مہر منیر ص 578﴾

تو یہ چیز تو آپ اپنے گھر میں بھی دیکھ سکتے ہیں۔

تحریک خلافت کے مسئلے پر حضرت تھانوی ؒ کی صفائی بریلویت کے گھر سے

مفتی فیض احمد گولڑوی بریلوی صاحب (جس کو حسن علی رضوی "استاذ العلماء" کہتا ہے) لکھتے ہیں

کہ: "حضرت قبلہ عالم (پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی) اور بعض دیگر علمائے راسخین مثلاً سید دیدار علی شاہ لاہوری، جناب مولوی محمد علی مونگھیری صوبہ بہار کے علاوہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی جو ہر مسئلہ کو خالص شرعی نقطہ نظر سے دیکھنے کے عادی تھے۔ ترکی سلطنت کو اسلامی خلافت کا درجہ نہیں دیتے تھے تاہم ان حضرات کی مکمل ہمدردی اس وقت تک ترکوں کے ساتھ رہی"

لو حضرت تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ تو مفتی فیض احمد گولڑوی نے علمائے راسخین میں کر کے اس بات کو واضح کر دیا کہ:

﴿i﴾ حضرت تھانوی ؒ ترکی لوگوں سے ہمدردی رکھتے تھے۔

﴿ii﴾ حضرت تھانویؒ نے شرعی نقطۂ نگاہ سے خلافت کے متعلق اپنا فیصلہ دیا۔

جبکہ مولوی احمد رضا خان بریلوی کا تذکرہ ان لوگوں میں نہیں کیا گیا حالانکہ وہ ہی سب سے بڑے تحریک خلافت کے مخالف تھے ﴿انوار رضا﴾

اوران کا خلیفہ مفتی نعیم الدین مرادآبادی صاحب نے تو پورا رسالہ لکھا:

''خلافت کمیٹی کی فتنی سازیاں اور علمائے اہلسنت کی کارگزاریاں''

ان کا نام تو یاد نہ رہا۔۔۔ کیوں؟؟

جبکہ حضرت تھانویؒ کو مفتی فیض احمد گولڑوی مستند عالم مانتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

''جناب مولانا لطف اللہ علی گڑھی، مولانا احمد علی سہارن پوری استاذ الکل مولانا احمد دین کانپوری، علمائے دیوبند کے مقتدر مولوی اشرف علی صاحب تھانوی، فاضل اجل مولانا۔۔۔۔رام پوری، مولانا عبداللہ۔۔۔۔علامہ انور شاہ کشمیری اور مناظر و زمان مولوی نذیر احمد انبہٹوی سے دریافت کرے جو فرماتے ہیں''۔

﴿مہر منیر ص 256﴾

دیکھئے کیسے علمائے اسلام میں حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ کرتے ہیں اور ''فرماتے ہیں'' کے الفاظ ان کیلئے نقل کر کے ان کی تعظیم و توقیر کرتے ہیں۔

اور ذرا ان درج ذیل الفاظ پر بھی غور کریں جہاں حضرت تھانویؒ کو ''بلند پایہ طبقہ کے علماء'' میں شمار کیا ہے کہ:

''بلند پایہ طبقہ کے علماء میں تو بالخصوص اس کی بہت مانگ ہے اور وہی حقیقتاً اس کی صحیح قدر و منزلت بھی کر سکتے ہیں چنانچہ مولوی اشرف علی تھانوی اپنی تفسیر بیان القرآن الخ''۔

﴿مہر منیر ص 250﴾

دیکھئے کیسے حضرت تھانویؒ کو ان بلند پایہ طبقہ کے علماء میں شمار کیا جو کسی بھی دینی اور علمی کتب کی قدر و منزلت کو صحیح جانتے ہیں اور صحیح قدر و منزلت کرنے والے بھی ہیں۔

اور مولوی احمد رضا خان کا تذکرہ بس سادے سے ان الفاظ کے ساتھ ہے کہ:

''بندہ راقم الحروف نے مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی کے ملفوظات حصہ اوّل میں ان کا یہ ارشاد پڑھا''

﴿مہر منیر ص 429﴾

دیکھو کیسے یاد کیا ہے؟

خواجہ قمر الدین سیالوی صاحب کے استاد مولانا معین الدین اجمیری صاحب بھی تحریک خلافت میں شریک ہوئے جیسا کہ بریلوی مولوی محمد مرید احمد چشتی صاحب نقل کرتے ہیں:

(۱) تحریک خلافت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ (فوز المقال: ص ۴۷، ج ۴)

(۲) مولوی محمد حسین سیالوی بریلوی صاحب کے بارے میں لکھا:

تحریک خلافت میں بھرپور حصہ لیا اور قید بھی ہوئے۔ ﴿ایضاً ص 57﴾

﴿۳﴾ شاہ احمد نورانی بریلوی صاحب اپنے انٹرویو میں کہتے ہیں کہ:

''ہم (بریلویوں) نے تو انگریز کے خلاف جہاد کیا۔ جب انگریز کی حکومت مستحکم ہوگئی تو تحریک

خلافت کے پلیٹ فارم پر تمام علماء اہلسنت (بقول ان کے ورنہ یہ اہلسنت نہیں رضاخانی ہیں۔۔از ناقل) موجود تھے اور فتوے بھی موجود تھے"۔

﴿افکار نورانی: ص324، مطبوعہ مکتبہ اہلسنت جامعہ نظامیہ لاہور﴾

ایک دوسرے انٹرویو میں شاہ احمد نورانی صاحب کہتے ہیں:

"تو تحریک خلافت میں اہلسنت کے تمام علماء موجود تھے"۔

﴿ایضا341﴾

یعنی جو تحریک خلافت میں شامل نہیں وہ نورانی صاحب کے نزدیک بریلوی نہ تھا کیونکہ خود کہہ رہے ہیں کہ سب بریلوی علماء شامل تھے تو مولوی احمد رضا خان اور مولوی نعیم الدین مراد آبادی صاحبان بریلویت سے نکل گئے۔اور جو بریلویت سے نکل گیا وہ مسلک رضا میں اسلام سے نکل گیا لہذا مولوی احمد رضا خان اور مولوی نعیم الدین مراد آبادی اسلام میں نہ رہے۔

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ خوب میرے حق میں
الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں

اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی پتہ چلا کہ تحریک خلافت انگریز کی دشمنی میں چلائی گئی تھی اور ہم پیچھے بیان کر آئے ہیں کہ حضرت تھانویؒ کے علاوہ سب علماء اہلسنت تحریک خلافت میں شریک تھے۔اور ہمارے علماء اہلسنت دیوبندی تحریک خلافت کی قیادت کر رہے تھے یعنی انگریز کے خلاف جہاد کر رہے تھے۔

(۴) پیر جماعت علی شاہ کے متعلق چند حوالے پہلے گزر چکے ہیں مزید کچھ عبارات تفصیل کے ساتھ ذکر کرتے ہیں:

"انگریزوں نے مسلمانان ہند سے مقامات مقدسہ اسلامیہ کے تحفظ کے جو وعدے کئے تھے وہ سب کے سب دریا برد کر دئے گئے ان حالات نے مسلمانان برصغیر کو جھنجوڑ کر رکھ دیا اور تحریک خلافت کا آغاز ہوا اتحاد اسلامی کو از سر نو زندہ کرنے اور مقامات مقدسہ کے تحفظ کی خاطر خلافت کانفرنس قائم ہوئی تو اسلامیان ہند نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا حضرت قبلہ عالم (پیر جماعت علی شاہ) پورے جوش وخروش سے اس تحریک کی امداد واعانت میں سرگرم رہے"۔

﴿سیرت امیر ملت: ص409﴾

"جا بجا خلافت کمیٹیاں قائم کرائیں" ﴿سیرت امیر ملت: ص409﴾

مزید سیرت امیر ملت میں یہ عنوانات موجود ہیں جس میں تحریک خلافت کی بھرپور حمایت کی گئی

☆ جلسہ ہائے خلافت ﴿ایضا409﴾
☆ خلافت فنڈ ﴿ایضا410﴾
☆ خلافت کانفرنس لائکپور ﴿ایضا410﴾
☆ خطبہ صدارت لائل پور ﴿ایضا ص411﴾

اور ایک جگہ تو یوں کہتے ہیں:

"کیا ہندوستان میں شوکت علی اور محمد علی ہی رہ گئے ہیں جو ہر ایک مسلمان کیلئے تکلیفیں اٹھائیں

اور جیل خانوں میں جائیں؟ کیا باقی مسلمان مر گئے؟
تم میں غیرت نہیں تم میں حمیت نہیں
حضرت محمد ﷺ فرماتے ہیں کہ
جس میں غیرت نہیں اس میں ایمان نہیں" ﴿سیرت امیر ملت: ص412﴾
"تمہیں معلوم ہے کہ محمد علی نے قید کی تکلیف برداشت کیوں کی۔ محض اس لئے کہ انہوں نے انگریز کو مخاطب کر کے لکھا تھا کہ تم مصر چھوڑ دو اور یہ کہ ترکی شریک جنگ ہونے میں حق بجانب تھا"۔

﴿سیرت امیر ملت: ص413-412﴾

☆ تمغہ خلافت ﴿ایضاً ص416﴾
☆ جلسہ ہائے خلافت شرکت ﴿ایضاً ص419﴾
☆ یاران طریقت کی خدمت میں خلافت ﴿ایضاً ص420﴾

تحریک خلافت میں کیا ہوا ذرا اس کو بھی اپنی معتبر کتاب سے پڑھ لو:

"پہلی جنگ عظیم کے خاتمے پر اتحادی طاقتوں نے اتحاد اسلامی کو پارہ پارہ کر دیا تھا۔ خلافت اسلامیہ کا چراغ بجھا دیا تھا عرب ممالک پر اپنا تسلط اور غلبہ قائم کر لیا تھا اور اسلامیان ہند سے جو وعدے ممالک اسلامیہ اور مقامات مقدسہ کی تحفظ کی بابت کئے تھے ان کو پس پشت ڈال دیا تھا۔ چنانچہ احتجاج اور ردعمل کے طور پر "تحریک خلافت" کا آغاز ہوا جس نے برصغیر میں تحریک آزادی کے قدم مضبوط کئے اور برٹش راج کی دیواروں میں شگاف ڈال دئے"۔

﴿ایضاً 422﴾

تحریک خلافت ہی تحریک آزادی کی بنیاد بنی۔ اور "افکار نورانی" نامی کتاب کے حوالے سے اپنے جمعیۃ علماء پاکستان کے اس شاہ احمد نورانی کا بیان بھی پڑھ چکے ہو جس نے "خلافت" کو تسلیم کیا ہے کہ:

"برطانیہ نے ہی خلافت عثمانیہ کو ختم کر دیا"

﴿افکار نورانی: ص417﴾

(۵) الحاج محمد یونس باڑی مظہری صاحب مفتی مظہر اللہ دہلوی کی سوانح حیات میں لکھتے ہیں کہ:

"۱۹۱۹ء میں تحریک خلافت وجود میں آئی۔ ایسی شخصیت کی تلاش ہوئی جس کے دل میں قوم کا درد ہو۔ جس کی آواز پر قوم لبیک کہتی ہو۔۔۔ جس میں قائدانہ صلاحیت موجود ہو۔۔۔ جو مخلص اور دیانتدار ہو۔۔۔ یہ اوصاف حضرت میں بدرجہ احسن نظر آگئے تو آپ کو تحریک میں شمولیت کی دعوت دی گئی اور تحریک کے جنرل سیکریٹری کی ذمہ داری سونپی گئی جو حضرت نے قبول کر لی"۔

﴿سیرت انوار مظہریہ: ص241 مطبوعہ ادارہ مسعودیہ کراچی﴾

آگے یوں لکھا:

"کہ بکثرت علماء اس میں شامل ہو رہے تھے"۔ ﴿ایضاً ص454﴾

(۶) حاجی محمد مرید احمد چشتی بریلوی "شیخ الحدیث" خواجہ ضیاء الدین سیالوی صاحب کی سوانح حیات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"شریف مکہ نے خلیفۃ المسلمین سے بغاوت کر کے حرم مکہ میں خونریزی، کعبۃ اللہ پر گولہ باری روزہ نبوی پر ہوائی جہازوں سے بمباری جائز رکھی"۔ ﴿فوز المقال ج ۳ ص ۴۵-۴۴﴾

جبکہ بریلوی ملک العلماء مولوی ظفر الدین بہاری سے جب پوچھا گیا کہ

(۴) مکہ معظمہ کعبہ محترم پر انگریزوں نے گولہ باری کی یا نہیں؟

(۵) کعبہ شریف کا غلاف گولہ باری سے جل گیا یا نہیں؟

تو جواب میں انگریزوں کی حمایت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

(۴) یہ خبر بھی محقق طور پر معلوم نہیں ہوئی۔

(۵) غلاف کعبہ معظمہ کا جل جانا یہاں بھی مشہور اور اخباروں میں بھی ہے۔ ہاں اس کے سبب میں اختلاف ہے عام طور پر زبان زد عام نصاری کی وجہ سے اس کا نقصان ہونا ہے مگر ولایت کونسل میں اس کے متعلق سوال ہوا تو انگریزوں نے یہ جواب دیا کہ یہ ترکوں کا کام ہے۔ آگے رہے قیاسات و قرائن"۔

﴿فتاوی ملک العلماء: ص ۲۳۳ مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور﴾

(۷) خواجہ ضیاء الدین سیالوی صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''بلکہ تمام پنجاب میں تحریک خلافت اور عدم تعاون کے روح رواں اور زبردست موکد ہیں اور اب تک ہزاروں روپیہ آپ کی وساطت سے مجالس خلافت کو برائے مظلومین و مجاہدین انگورہ وصول ہو چکا ہے آپ کے عقیدت مند ہر جگہ تحریک خلافت میں بہت بڑا حصہ لے رہے ہیں''۔

﴿ایضاً ص ۵۶﴾

''وقتاً فوقتاً در بارہ اعانت خلافت اسلامیہ اور تحریک عدم تعاون دربار سیال شریف سے شائع ہوتے رہتے''۔

﴿ایضاً ص ۵۶﴾

(۸) بریلوی مولوی عبدالعزیز گل گوئی نے تحریک خلافت میں بھرپور حصہ لیا (بحوالہ ایضاً ص ۱۷۸)

(۹) دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام کے بانی، مدرسین اور طلباء نے تحریک خلافت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، ان کے کارنامے اور خدمات بیان کرنے کیلئے ایک دفتر چاہئے''۔﴿ایضاً ص ۲۰۰﴾

اور اس حوالے کو ذرا غور سے پڑھیں:

''ایمان کی حرارت والوں نے انگریز کے ظلم کے خلاف آواز بلند کر دی اور خلافت کمیٹی بنا کر تحریک چلا دی اور یہ آرزو متحدہ ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں پہنچ گئی تحریک زور پکڑ گئی اور انگریز کے خلاف بے حد نفرت پھیل گئی۔ اور لوگوں کے دلوں سے انگریز کا خوف کم ہو گیا اور بڑے بڑے پڑھے لکھے لوگ اس تحریک کے علمبردار ہو گئے۔ مسلمانوں میں حضرت مولانا عبدالباری فرنگی محلی لکھنو، اجمیر شریف سے حضرت مولانا معین الدین اجمیری، دیوبند اور دہلی جیسے جمعیۃ علماء ہند کے تمام اکابر اور مسیح الملک حکیم محمد اجمل خان دہلوی، رامپور سے مسٹر محمد علی، شوکت علی، جو بعد میں علی برادران اور مولانا کہلائے بکلتہ سے مولوی ابوالکلام آزاد کے نام نامی یاد ہیں ان رہنمایان میں انگریزی، عربی تعلیم یافتہ دونوں یکساں شامل تھے۔ پنجاب میں ڈاکٹر سیف الدین کچلو، مولانا ظفر علی خان، مولوی سید داؤد غزنوی، سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور اور دیگر گراں قدر عظیم ہستیاں ان میں آ گئیں''۔

﴿فوز المقال: ج ۳، ص ۲۰۲_۲۰۱﴾

بہر حال یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ تحریک خلافت انگریزوں کے خلاف چلائی گئی جس کا ثبوت ہم نے بریلوی مولویوں ہی کی کتب سے دے دیا۔ اب ذرا ایک اور پہلو بھی دیکھ لیں:

ہاشمی میاں بریلوی خلافت عثمانیہ کا تذکرہ کرتے ہیں

''بعض حضرات کا خیال تھا کہ خلافت ترکیہ کے دارالسلطنت قسطنطنیہ میں قیام پذیر ہیں'' ﴿انوار رضا ۴۴۳﴾

بریلوی سید نور محمد قادری لکھتے ہیں:

''سلطنت عثمانیہ، مقامات مقدسہ، خلیفۃ المسلمین کی حاکمیت اعلیٰ تسلیم کئے جانے کے مسائل پر اعلیٰ حضرت دوسرے دوسرے لیڈروں سے متفق تھے''۔

﴿انوار رضا ص ۴۹۷﴾

یہ احمد رضا خان کو انگریز کا ایجنٹ ہونے سے بچانے کی کوششیں ہیں کہ وہ حاکم ترکیہ کو خلیفۃ المسلمین تسلیم کرتے تھے حالانکہ ''دوام العیش'' رسالہ اسی کے خلاف ہے۔

تحریک خلافت کے خلاف رضاخانی علماء کا کردار

(۱) بریلوی پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری مدیر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی لکھتے ہیں:

''امام احمد رضا محدث بریلوی کی حیات میں بے شمار فتنے ظاہر ہوئے آپ نے ایک ایک فتنے کا سدباب کیا مثلا قادیانیت کی تحریک اٹھی، مسئلہ خلافت کا معاملہ آیا، تحریک ندوہ، تحریک دیوبند تحریک علی گڑھ سامنے آئیں جن کے باعث بہت سارے مسائل اٹھے۔ خاص کر حضور نبی کریم ﷺ کی عظمت اور فضیلت سے متعلق ان تحریکوں سے وہ آوازیں آئیں جو ہمارے اسلاف اور اجماع امت کے نظریہ کے خلاف تھیں''۔

﴿مسئلہ افضلیت سیدنا ابوبکر صدیق اور اعلیٰ حضرت ص ۷﴾

یعنی تحریک خلافت ایک فتنہ تھی جس نے اجماع امت کے خلاف نبی کریم ﷺ کی شان کے خلاف آواز اٹھائی (معاذ اللہ)۔

(۲) مولوی نور محمد نعیم القادری صاحب لکھتے ہیں:

''ترک موالات، خلافت کمیٹی، تحریک ترک گاؤکشی، کے فتنے جب آسمان سے باتیں کر رہے تھے''۔

﴿فتاوی صدرالافاضل ص ۵۳﴾

یہی مولوی صاحب بریلوی محدث اعظم کے الفاظ نقل کرتے ہیں جو بریلوی مشائخ اور علماء کے خلاف ہیں کہ:

''اس وقت قومی سیاست ایک خطرناک دلدل کی طرح تھی نہ جانے کتنے صاحبان جبہ ودستار اس دلدل میں ڈبکیاں کھا رہے تھے''۔ ﴿فتاوی صدرالافاضل ص ۵۴﴾

(۳) پروفیسر مسعود احمد تحریک خلافت کے خلاف احمد رضا خان کا موقف بیان کرتے ہوئے انگریز کی حمایت پر مشتمل الفاظ بھی نقل کرتے ہیں کہ:

''ترکوں کے خلاف چند انگریزوں نے حصہ لیا'' ﴿انوار رضا ص ۴۸۵﴾

یعنی سب انگریز ترکوں کے خلاف نہیں لڑ رہے تھے۔ ایسے دور میں کہ جب انگریز کے خلاف علماء، طلباء، عوام مسلمان اپنی جان کی بازی لگا رہے ہوں ایسے میں اس قسم کے الفاظ لکھنا انگریز کی حق نمک حلالی ادا کرنا اور مسلمانوں کے دلوں پر چھریاں چلانے کے مترادف ہے۔

(۴) مولوی آل مصطفیٰ مصباحی صاحب بریلوی اپنے صدرالشریعہ حکیم امجد علی اعظم گڑھی کے حوالے سے تحریک خلافت کو خلاف شرع لکھتے ہیں۔

﴿سوانح صدرالشریعہ: ص ۴۷، مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی﴾

تحریک خلافت کے زمانے میں انگریزوں کی حمایت میں مولوی احمد رضا خان لکھتے ہیں اور بے جا ان کی حمایت کرتے ہیں کہ:

''جزیرۃ العرب میں کفار کی سکونت پچھلے سلاطین ترک کے زمانے سے ہے۔ عدن میں انگریز فوج، جدہ میں نصرانی سفارت خانے مدتوں سے قائم ہیں۔ حرمین محترمین کی بے ادبی شریف سے مجھے ہونے کا علم نہیں۔ اخباروں اور اشتہاروں کو میں خود اپنے معاملہ میں روزانہ دیکھتا ہوں کہ میرے متعلق جھوٹ، محض بہتان شائع کرتے اور قصدا لعنت الٰہی اپنے اوپر لے رہے ہیں ان کی تائید میں کذابین کی عینی شاہد تیں ہوتی ہیں حالانکہ اللہ ورسول جانتے ہیں اور وہ خود دل میں جان رہے ہیں

کہ محض جھوٹ لکھتے اور افتراء بکتے ہیں"۔ ﴿کلیات مکاتیب امام احمد رضا: ص ۱۵۸﴾

(۷) بریلوی عبدالحکیم شرف قادری تحریک خلافت کے خلاف یوں لکھتے ہیں:

"لیڈر "خلافت" کا نام صرف مطلب برآوری کیلئے استعمال کر رہے ہیں"۔

﴿البریلویہ کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ: ص ۲۴۷﴾

(۸) بریلوی علامہ بدرالدین قادری صاحب انگریز کے خلاف اٹھنے والی تحریک خلافت کی مخالفت میں حد سے زیادہ گزرتے ہوئے اپنا رضاخانی ظاہر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"واقعہ یوں ہے کہ چند دنیادار غرض پرست ہندوستان کے بادشاہ بننے کی طمع میں اٹھ کھڑے ہوئے اور عام مسلمانوں کا رخ اپنی جانب موڑنے کیلئے اپنی تحریک میں "خلافت" کا مذہبی رنگ بھرا جس کی وجہ سے مسلمان آنکھیں بند کر کے ان کی تحریک میں گھس پڑے اور بعض علماء اور مشائخ بھی مصنوعی خلافت کے سبز باغ پر فریفتہ ہو کر اس فتنہ کا شکار ہو گئے۔ تحریک خلافت کو مضبوط کرنے کے بعد اس کے لیڈروں اور مولویوں نے ایسے فتنے برپا کئے کہ جن کے بیان سے قلم قاصر ہے۔ ان غرض پرستوں نے اپنی تحریک کا نام تو "خلافت اسلامیہ" رکھا لیکن حصول سلطنت کے نشہ میں کچھ اس طرح مدہوش ہوئے"۔

﴿سوانح امام احمد رضا: ص ۱۵۷، مطبوعہ اکبر بک سیلز لاہور﴾

تحریک خلافت کے فتنہ عظیم ہونے کا اندازہ۔۔ ﴿ایضاً ص ۱۵۸﴾

"دنیادار غرض پرست مولویوں اور لیڈروں نے تحریک خلافت کا ڈھونگ بھی دولت واقتدار حاصل کرنے کیلئے رچایا تھا ان کو حرام وحلال کے فرق سے کوئی مطلب نہ تھا"۔ ﴿ایضاً ۱۵۹﴾

اب دیکھا جائے کہ کیا "خلافت اسلامیہ" کے نام پر سیال شریف وعلی پور سیداں کی معتبر گدیاں اور بریلوی علماء اقتدار حاصل کرنے کیلئے شامل ہوئے تھے؟

کیا وہ مسلمانوں کو دھوکہ دیتے تھے؟

کیا وہ اس عظیم فتنہ میں جان بوجھ کر شامل ہوئے تھے؟۔

تحریک خلافت کی جیسی مخالفت مولوی احمد رضا خان اور ان کے ہمنوا مولویوں نے کی ہے ایسی مخالفت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے نہیں کی جیسا کہ مندرجہ بالا حوالوں براہین ودلائل سے یہ بات ثابت شدہ ہے۔

تحریک خلافت سے کیا ہوا؟

مفتی فیض احمد گولڑوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

"یہ ہندو مسلم طاقت ہی تھی جس نے بالآخر حکومت برطانیہ کو جھکنے پر مجبور کر دیا"

﴿مہر منیر ص 267﴾

اور لکھتے ہیں کہ:

"(تحریک خلافت سے اور تحریک ترک موالات) صرف انگریزوں کیلئے ہندوستان میں قدرے پریشانی بڑھ گئی"۔

﴿مہر منیر ص 272﴾

تحریک خلافت میں خلاف شرع امور کن سے ہوئے؟

اس عنوان کے تحت ہم بریلویوں کے گھر ہی سے یہ کہانی سنائیں گے:

بریلوی پروفیسر مسعود صاحب لکھتے ہیں کہ:

''مسلمان اس حد تک آگے بڑھ گئے کہ انہوں نے اپنی پیشانیوں پر قشقہ لگوایا، مندروں میں گئے، ارتھیوں کو کندھا دیا، گائے کی قربانی چھوڑ دی وغیرہ وغیرہ''۔

﴿پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور تحریک خلافت ص 17﴾

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

''مسلمان شعائر اسلام چھوڑ بیٹھے اور مشرکانہ شعائر اپنانے حتیٰ کہ گاندھی کو بزرگ ترین خلائق اور نبوت کا مستحق سمجھنے لگے۔'' ﴿ایضاً ص 23﴾

بریلوی مولوی نعیم الدین مرادآبادی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''پہلے مہاتما گاندھی کا حکم ہوتا ہے، اس کے پیچھے مولوی عبد الباری کا فتویٰ، مقلد کی طرح سر نیاز خم کرتا چلا جاتا ہے ہندو آگے بڑھتے ہیں اور مسلمان ان کے پیچھے پیچھے اپنا دین و مذہب ان پر نثار کرتے چلے جاتے ہیں''

﴿حیات صدر الافاضل ص 106﴾

آگے لکھتے ہیں کہ:

''نادان مسلمان نے جس طرح دریا دلی کے ساتھ جائیدادیں لٹائیں، آج اسی طرح فیاضی کے ساتھ مذہب فدا کر رہے ہیں۔ کہیں ہندوؤں کی خاطر سے قربانی اور گائے کا ذبیحہ ترک کرنے کی تجاویز پاس ہوتی ہیں۔ ان پر عمل کرنے کی صورتیں سوچی جاتی ہیں۔ اسلامی شعائر مٹانے کی کوشش عمل میں لائی جاتی ہیں۔ کہیں پیشانی پر قشقہ کھینچ کر کفر کا شعار (ٹریڈ مارک) نمایاں کیا جاتا ہے، کہیں بتوں پر پھول اور ریوڑیاں چڑھا کر توحید کی دولت برباد ہوتی ہیں''۔

﴿حیات صدر الافاضل ص 107﴾

آگے لکھتے ہیں کہ

''ترکی سلطنت کی بقا کیلئے کفر کرنے لگیں، شعائر اسلام کو مٹادیں۔''

﴿ایضاً ص 107﴾

''مسلمانوں کی نادانی کمال کو پہنچ گئی''

﴿ایضاً ص 107﴾

''فرنگی محل کے مولانا عبد الباری لکھنوی صاحب نے ایک کھلے غیر مسلم کو اپنا امام و پیشوا محض اس لئے بنا رکھا تھا''۔

﴿سوانح امام احمد رضا ص ۱۵۸﴾

''مولوی عبدالباری صاحب نے تحریک خلافت کی حمایت میں جہاں اور بہت سے کفریات لکھنے کا وبال اپنے سر لیا تھا یہ بھی صاف لکھ دیا کہ میں نے تو غیر مسلم بت پرست کو اپنا رہنما مان لیا ہے میں وہی مانتا ہوں جو یہ کہتا ہے''۔

﴿سوانح امام احمد رضا ص ١٥٨﴾

''علی برادران نے سیاست کے ہولناک سمندر میں بہتے ہوئے مشرک نوازی، شعار دین کی پامالی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی نام نہاد خلافت کے نشہ میں اس قدر مخمور تھے کہ مشرکانہ افعال انجام دینے اور کفری اقوال بولنے میں شرعی حدود کو پار کر چکے تھے''۔

﴿ایضاً ص ١٥٦﴾

حافظ نعمت علی چشتی سیالوی صاحب لکھتے ہیں

''مولانا شوکت علی مرحوم نے فرمایا ''اے اللہ ہم سے ایک نیک کام بھی ہو گیا یعنی میں اور مہاتما گاندھی یقینی بھائی بھائی ہو گئے ہیں اور یہ محبت میں نے جان بوجھ کر بڑھائی ہے''

﴿پاک و ہند کی چند اسلامی تحریکیں اور علماء حق: ص ١٦٢﴾

''ہندو دیس کی طرف یہ تجویز آئی کہ مسلمان رام لیلا منائیں اور ہندو محرم (چنانچہ ہندوؤں نے تو محرم نہیں منایا البتہ مسلمانوں نے رام لیلا کا بندوبست کیا''۔ ﴿ایضاً ص ١٦٢﴾

جبکہ علمائے اہلسنت علمائے دیوبند کی زبانی حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ ہندوؤں کے ساتھ اتحاد کر کے انگریزوں کے خلاف کام کرنے کے باوجود یہ کہتے تھے جس میں شرعی حدود کو مد نظر رکھا جاتا تھا کہ:

''آج پھر کہتا ہوں کہ ان اقوام کی باہمی مصالحت اور آشتی کو اگر آپ پائیدار اور خوشگوار دیکھنا چاہتے ہیں تو اس کے حدود کو خوب اچھی طرح دل نشین کر لیجئے وہ حدود یہی ہیں کہ خدا کی باندھی ہوئی حدود میں ان سے کوئی رخنہ نہ پڑے جس کی صورت بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ اس صلح و آشتی کی تقریب سے فریقین کے مذہبی امور میں سے کسی ادنی امر کو بھی ہاتھ نہ لگایا جائے اور دنیوی معاملات میں ہرگز کوئی ایسا طریقہ اختیار نہ کیا جائے جس سے کسی فریق کی ایذاء رسانی اور دل آزاری منظور ہو مذہبی معاملات میں تو بہت لوگ اتفاق ظاہر کرنے کیلئے اپنے مذہب کی حد سے گزر جاتے ہیں ''اگر فرض کرو کہ ہندو مسلمان کے برتن سے پانی نہ پئے یا مسلمان ہندو کی ارتھی کو کندھا نہ دے تو یہ ان کیلئے مہلک نہیں''۔

﴿نقش حیات: ص حصہ دوم ص ٢٦٣﴾

یہ ہے علمائے اہلسنت کی تعلیمات جو وہ مسلمانوں کو دے رہے ہیں کہ مذہبی معاملات میں حدود کو قائم رکھو خلاف شرع اعمال نہ کئے جائیں۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا موقف

حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں کہ:

''یہ جو آجکل ملک میں تحریک آزادی چل رہی ہے اس میں جو لوگ کام کرنے والے ہیں باستثناء بعض مخلصین کے''۔۔

﴿الاضافات الیومیہ: ج ۵ ص ۲۰۹﴾

یعنی تحریک خلاف میں کام کرنے والے مخلص لوگ آزادی ہند کیلئے موجود ہیں۔ حضرت تھانویؒ حفاظت حدود کے ساتھ تحریک خلافت میں کام کرنے والوں کو ٹھیک سمجھتے تھے جیسا کہ فرمایا:

''اور لوگ مجھ سے خفا ہیں اور وجہ خفاء ہونے کی صرف یہ ہے کہ میں کہتا ہوں کہ اصول کے ماتحت کام کرو جوش سے کام مت لو ہوش سے کام لو جوش کا انجام خراب نکلے گا حدود شرعیہ کی حفاظت رکھو ان باتوں سے جو اپنے مقاصد میں روڑا اٹکانا سمجھتے ہیں''۔

﴿الافاضات الیومیہ: ج ۱ ص ۱۰۴﴾

''غرض اصل چیز رعایت حدود کی ہے'' ﴿ایضاً ص ۱۰۵﴾

اور اگر حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا درج ذیل ملفوظ پڑھ لیا جائے تو ان کا صاف سچا اور سُچا موقف آئینے کی طرح سامنے آجاتا ہے:

''ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ ان تحریکات میں شرکت کرنے والوں پر جو مجھ کو غصہ ہے اس کا اصل سبب ان کی محبت ہے اس طرح سے کہ اپنے ہو کر پھر حدود سے ایسا تجاوز کیوں کرتے ہو مجھ کو مقاصد شرعیہ اور سلطنت عثمانیہ اور مقامات مقدسہ کی امداد اور تحفظ سے خدا نہ کرے اختلاف ہو سکتا ہے۔ اختلاف صرف طریقہ کار سے ہے کہ وہ ایسا اختیار کیا گیا کہ جس میں احکام شرعیہ کی پامالی کی گئی ہے فلاں مولوی صاحب نے مجھ سے پوچھا تھا کہ میں بڑی مشکل میں ہوں میں کیا کروں میں اپنے دو بڑوں کے بیچ میں ہوں ایک میں مراد تھا اور ایک مولانا دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ مراد تھے۔ میں تنہا ہوتا تو میں خود بھی حضرت کے ساتھ ہو لیتا مگر چونکہ میرے ساتھ اور مخلوق خدا کے پھنس جانے کا اندیشہ ہے اور اس وقت تک اس کے انجام کو سمجھا نہیں، نہ مجھ کو شرح صدر ہوا کہ یہ تحریک مسلمانوں کیلئے مفید ہے۔ اس لئے میں معذور ہوں ورنہ میں بھی مولانا ہی کا اتباع کر لیتا اب مجھ کو خوف ہے کہ اگر بدوں سوچے سمجھے اور شرح صدر ہوئے میں شرکت کر لوں اور قیامت کے روز حق تعالیٰ سوال فرمائیں کہ جس مسئلہ کو تو سمجھا نہیں تھا اس میں شرکت کر کے ہماری مخلوق کو کیسے پھنسا دیا تو میرے پاس اس کا کوئی جواب نہ ہوگا''۔

﴿الافاضات الیومیہ: ج ۵، ص ۱۷۴﴾

آگے وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

''نہ یہ کہ مقصود صحیح سے خدا نہ کرے مجھ کو اختلاف ہے اگر یہ بات ہوتی تو ان کو کیوں اجازت دیتا فلاں مولوی صاحب سے پوچھ لو کہ میں نے ان کو شرکت کی اور مولانا کی اتباع کی اجازت دی یا نہیں؟ سو ان کو کیوں اجازت دیتا۔

﴿ایضاً ص ۱۷۵﴾

اور تم بریلویوں کے نظریات دیکھ لو بریلوی مولوی سلیمان اشرف صاحب کہتے ہیں:

"لعنت ہے ایسی سلطنت پر جو دین بیچ کر حاصل کیجائے"

(حیات صدر الافاضل: ص ۱۵، فرید بک سٹال لاہور)

مولوی احمد رضا خان کے موقف اور حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے موقف میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ احمد رضا خان کا ترکی فوجوں سے عداوت کا اندازہ مندرجہ ذیل فتوے سے لگا سکتے ہیں:

"مسئلہ ۱۰: مسلمان کو مونچھ بڑھانا یہاں تک کہ منہ میں آوے کیا حکم ہے زید کہتا ہے کہ ٹرکیس لوگ بھی مسلمان ہیں وہ کیوں مونچھ بڑھاتے ہیں

فاضل بریلوی جواب میں کہتے ہیں

"فوجی جاہل ترکوں کا فعل حجت یا رسول اللہ ﷺ کا ارشاد"

﴿فتاوی افریقہ: ص ۱۶، مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور﴾

قارئین کرام اندازہ فرمائیں کہ سائل کے سوال میں تو "ٹرکیس" کا لفظ تھا مگر احمد رضا خان صاحب کس طرح عداوت میں ترکی فوجیوں کو جاہل کہہ کر اپنی دل کی بھڑاس نکال رہے ہیں۔

باقی انشاء اللہ زندگی رہی تو مزید اپنی گزارشات عرض کروں گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

علمائے اہلسنت پر ہونے والے اعتراضات کے منہ توڑ جوابات پڑھنے کیلئے ان سائیٹس کا وزٹ کریں

www.HaqqForum.con
www.razaKhaniMazhab.com
www.youtube.com/razakhanimazhab
www.ahlehaq.org
www.barelvimazhab.tk
www.sunni-media.com